International Research Journal of Arabic and Islamic Studies, Vol.:03, Issue: 01, Jan-Jun 2023
pp:353 - 373

OPEN ACCESS
IRJAIS
ISSN (Online): 2789-4010
ISSN (Print): 2789-4002
www. irjais.com

مصالح شرعیہ کے قرآنی وحدیثی مستدلات کا جائزہ

A Review of the Quranic and Hadith-based Evidences for Shariah Interests

Hafiz Abu Bakar Idrees
M Phil Scholar, Institute of Islamic Studies,
University of the Punjab, Lahore, Pakistan.

Mahmood ul Hasan
Lecturer, Department of Arabic and Islamic studies,
The University of Lahore, Pakistan

Dr. Barkat Ullah Khan Qureshi
Village Akhundan Kakki post office Kakki,
Tehsil Kakki District Bannu kpk, Pakistan

Abstract

This study examines the Quranic and Hadith-based evidences that underpin the concept of Shariah interests (Masalih Shariyah). The concept of Masalih Shariyah refers to the objectives and benefits that Islamic law aims to achieve, ensuring the well-being and welfare of the community. The research explores key verses from the Quran and authentic Hadiths that emphasize the protection of faith, life, intellect, progeny, and property. By analyzing classical and contemporary interpretations, the paper highlights how Islamic jurisprudence has evolved to address the changing needs of society while maintaining fidelity to these core principles. The findings demonstrate that the principles of Masalih Shariyah are deeply rooted in primary Islamic sources, providing a robust framework for modern legal and ethical decision-making. The study concludes that a thorough understanding of these evidences can enhance the application of Shariah in contemporary contexts, ensuring that it remains relevant and beneficial for all.

Keywords: Shariah interests, Masalih Shariyah, Quranic evidences, Hadith evidences, Islamic jurisprudence, legal and ethical decision-making, contemporary application.

CC BY

تعارف موضوع

اللہ اور اُس کے رسول ﷺ کے تمام احکامات میں بلند مقاصد و مصالح پنہاں ہیں۔ شریعت کے ہر حکم میں کوئی نہ کوئی حکمت و مصلحت چھپی ہوئی ہے قطع نظر اس کے کہ کچھ شرعی احکام کے مقاصد و مصالح تک ہماری عقل کو رسائی حاصل نہ ہو۔ عہد نبوی ﷺ میں مختلف مسائل کے حل میں جب احکامات نازل ہوئے تو بہت سی آیات میں مختلف احکامات و تعلیمات کے مقاصد و فوائد کو صاف صاف بیان کیا گیا۔ اسی طرح آپ ﷺ نے بھی مختلف احکامات میں نا صرف مصالح العباد کو ملحوظ خاطر رکھا بلکہ جب کبھی خلاف مصلحت کوئی کام ہوا تو آپ ﷺ نے اُسے منع فرمایا۔ فصل ہذا میں علم مقاصد شرعیہ کی اولین بنیادیں جو قرآن و سنت میں موجود ہیں پر روشنی ڈالی جائے گی۔

مقاصد شرعیہ قرآن کی روشنی میں

قرآن مجید کامل ترین کتاب ہے دیگر اسلامی علوم کی طرح علم مقاصد شرعیہ سے متعلق درج ذیل جہات و اقسام کے اعتبار سے بھی ہمیں رہنمائی ملتی ہے۔

عمومی مقاصد

i) رفع حرج

شریعت کے عمومی مقاصد میں سے سب سے بڑا مقصد رفع حرج ہے۔ قرآن مجید میں بے شمار مقامات پر لوگوں سے تنگی و حرج دور کرنے کے احکامات ملتے ہیں۔ چنانچہ ارشاد ربانی ہے:

وَمَا جَعَلَ عَلَيْكُمْ فِي الدِّينِ مِنْ حَرَجٍ[1]

"اور تمہارے اُوپر دین میں کوئی سختی نہیں رکھی"

پھر فرمایا:

مَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيَجْعَلَ عَلَيْكُم مِّنْ حَرَجٍ[2]

"اور اللہ تم پر تنگی نہیں کرنا چاہتا"

جبکہ دوسری جگہ ارشاد فرمایا:

يُرِيدُ اللَّهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيدُ بِكُمُ الْعُسْرَ[3]

"اللہ تم پر آسانی چاہتا ہے اور تم پر تنگی نہیں چاہتا"

اسی طرح تکلیف مالا یطاق کی نفی کرتے ہوئے فرمایا گیا:

لَا يُكَلِّفُ اللَّهُ نَفْسًا إِلَّا وُسْعَهَا ۚ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ[4]

"اللہ کسی شخص کو اس کی طاقت سے زیادہ کا مکلف نہیں کرتا، نیکی کا فائدہ بھی اسی کو ہو گا اور بُرائی کی زد بھی اسی پر پڑے گی۔"

ii) باہمی اتفاق اور تفرقہ سے پرہیز

شریعت کے عمومی مقاصد میں سے ہے کہ لوگ آپس میں اتفاق اور پیار و محبت سے زندگی بسر کریں اور تفرقہ بازی سے پرہیز کریں۔ قرآن مجید میں ہمیں اس کے بارے میں یوں رہنمائی ملتی ہے:

وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللَّهِ جَمِيعًا وَلَا تَفَرَّقُوا[5]

"اور سب مل کر اللہ کی رسی مضبوط پکڑو اور پھوٹ نہ ڈالو۔"

پھر دین میں تفرقہ پیدا کرنے والوں کے لیے عذاب عظیم کی وعید سناتے ہوئے فرمایا گیا

وَلَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ تَفَرَّقُوا وَاخْتَلَفُوا مِن بَعْدِ مَا جَاءَهُمُ الْبَيِّنَاتُ ۚ وَأُولَٰئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ۔[6]

"ان لوگوں کی طرح مت ہو جو متفرق ہو گئے بعد اس کے کہ ان کے پاس واضح احکام آئے انہوں نے اختلاف کیا۔ اور ان کے لیے بڑا عذاب ہے۔"

پھر فرمایا:

فَاتَّقُوا اللَّهَ وَأَصْلِحُوا ذَاتَ بَيْنِكُمْ[7]

"سو اللہ سے ڈرو اور آپس میں صلح رکھو"

جبکہ دوسری جگہ مومنین کو آپس میں صلح رکھنے کی تلقین کرتے ہوئے فرمایا گیا:

إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ إِخْوَةٌ فَأَصْلِحُوا بَيْنَ أَخَوَيْكُمْ ۚ وَاتَّقُوا اللَّهَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ[8]

"بے شک مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں سو اپنے بھائیوں میں صلح کرا دو، اور اللہ سے ڈرو تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔"

iii) اقوال و افعال میں عدل و میانہ روی اختیار کرنا

شریعت کے عمومی مقاصد میں سے ہے کہ انسان اپنے اقوال و افعال میں عدل و انصاف سے کام لے اور ظلم کا مرتکب نہ ہو۔ قرآن مجید میں جابجا عدل و انصاف اختیار کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔

چنانچہ ارشاد ربانی ہے:

إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ وَإِيتَاءِ ذِي الْقُرْبَىٰ وَيَنْهَىٰ عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنكَرِ وَالْبَغْيِ ۚ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ۔[9]

"بے شک اللہ انصاف کرنے کا اور بھلائی کرنے کا اور رشتہ داروں کو دینے کا حکم دیتا ہے اور بے حیائی اور بُری بات اور ظلم سے منع کرتا ہے، تمہیں نصیحت کرتا ہے تاکہ تم سمجھو۔"

پھر اپنے اقوال میں عدل اختیار کرنے کا حکم دیتے ہوئے فرمایا:

وَإِذَا قُلْتُمْ فَاعْدِلُوا وَلَوْ كَانَ ذَا قُرْبَىٰ[10]

"اور جب بات کہو تو انصاف سے کہو اگرچہ رشتہ داری ہو۔"

پھر حق بات پر گواہی دینے سے متعلق فرمایا گیا:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُونُوا قَوَّامِينَ بِالْقِسْطِ شُهَدَاءَ لِلَّهِ وَلَوْ عَلَىٰ أَنفُسِكُمْ[11]

"اے ایمان والو! انصاف پر قائم رہو، اللہ کی طرف گواہی دو اگرچہ اپنے خلاف ہی کیوں نہ ہو۔"

پھر انصاف کرنے والوں کو اللہ رب العزت نے اپنے محبین میں شمار کرتے ہوئے فرمایا:

وَأَقْسِطُوا إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِينَ[12]

"اور انصاف کرو بے شک اللہ انصاف کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔"

iv) فساد سے پرہیز

شریعت کے عمومی مقاصد میں سے ہے کہ لوگ آپس میں امن وسکون کے ساتھ زندگی بسر کریں، فساد سے پرہیز کریں اور دوسروں کو بھی فساد مچانے سے روکیں۔ چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَلَا تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ بَعْدَ إِصْلَاحِهَا[13]

"اور زمین میں اس کی اصلاح کے بعد فساد مت کرو۔"

اسی طرح زمین میں قتل وغارت گری، مال واسباب لوٹنے اور فساد برپا کرنے کے لیے حد حرابہ بیان کی گئی۔ چنانچہ ارشاد ربانی ہے:

إِنَّمَا جَزَاءُ الَّذِينَ يُحَارِبُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَيَسْعَوْنَ فِي الْأَرْضِ فَسَادًا أَن يُقَتَّلُوا أَوْ يُصَلَّبُوا أَوْ تُقَطَّعَ أَيْدِيهِمْ وَأَرْجُلُهُم مِّنْ خِلَافٍ أَوْ يُنفَوْا مِنَ الْأَرْضِ ۚ ذَٰلِكَ لَهُمْ خِزْيٌ فِي الدُّنْيَا وَلَهُمْ فِي الْآخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيمٌ۔[14]

"ان کی یہی سزا ہے جو اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے لڑتے ہیں اور ملک میں فساد کرنے کو دوڑتے ہیں یہ کہ انہیں قتل کیا جائے یا وہ سولی پر چڑھائے جائیں یا ان کے ہاتھ اور پاؤں مخالف جانب سے کاٹے جائیں یا وہ جلاوطن کر دیئے جائیں، یہ ذلت ان کے لیے دنیا میں ہے، اور آخرت میں ان کے لیے بڑا عذاب ہے۔"

v) استخلاف فی الارض

شریعت کے عمومی مقاصد میں سے یہ بھی ہے کہ انسان زمین پر بطور اللہ تعالیٰ کے نائب و خلیفہ کے، باری تعالیٰ کی صفات کا مظہر ہو۔ قرآن مجید میں تقریباً پندرہ مقامات پر اس مقصد کی طرف رہنمائی کی گئی ہے۔ چنانچہ نیابت الٰہی سے متعلق ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَإِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلَائِكَةِ إِنِّي جَاعِلٌ فِي الْأَرْضِ خَلِيفَةً[15]

"اور جب تیرے رب نے فرشتوں سے کہا میں زمین میں ایک نائب بنانے والا ہوں۔"

پھر فرمایا:

وَهُوَ الَّذِي جَعَلَكُمْ خَلَائِفَ الْأَرْضِ[16]

"اور اس نے تمہیں زمین میں نائب بنایا ہے"

جبکہ دوسری جگہ مقصد خلافت کو جتاتے ہوئے فرمایا:

أَمَّن يُجِيبُ الْمُضْطَرَّ إِذَا دَعَاهُ وَيَكْشِفُ السُّوءَ وَيَجْعَلُكُمْ خُلَفَاءَ الْأَرْضِ ۗ أَإِلَٰهٌ مَّعَ اللَّهِ ۚ قَلِيلًا مَّا تَذَكَّرُونَ۔[17]

"بھلا کون ہے جو بے قرار کی دعا قبول کرتا ہے اور برائی کو دور کرتا ہے اور تمہیں زمین میں نائب بناتا ہے، کیا اللہ کے ساتھ کوئی اور معبود بھی ہے، تم بہت ہی کم سمجھتے ہو۔"

vi) عبادت الٰہی کا حصول

شریعت کے عمومی مقاصد میں سے ہے کہ انسان اپنے مقصد تخلیق کو سمجھتے ہوئے بارگاہ الٰہی میں رجوع کرے اور ہر وقت اللہ رب العزت کی اطاعت و فرمانبرداری میں رہے۔ اور یہی اس کی اولین عبادت ہے۔ قرآن مجید میں مقصد تخلیق جن و انس کو کچھ اس انداز سے بیان کیا گیا ہے:

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ[18]

"اور میں نے جن اور انسان کو بنایا ہے تو صرف اپنی بندگی کے لیے۔"

خصوصی مقاصد

قرآن مجید میں جہاں بحیثیت مجموعی معاشرہ سے متعلق عمومی مقاصد بیان ہوئے ہیں تو وہاں بعض احکام شرعیہ سے متعلق خصوصی مقاصد، فوائد و منافع بھی بیان ہوئے ہیں۔ چنانچہ نماز جو خالص عبادت اور ارکان اسلام میں سے اہم ترین رکن ہے اس کے مقصد و فائدہ کو اس طرح بیان فرمایا گیا:

إِنَّ الصَّلَاةَ تَنْهَىٰ عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنكَرِ ۗ وَلَذِكْرُ اللَّهِ أَكْبَرُ[19]

"بے شک نماز بے حیائی اور بُری باتوں سے روکتی ہے اور اللہ کا ذکر تو سب سے بڑی چیز ہے"

روزے کی فرضیت بیان کرنے کے بعد اس کے مقصد کی طرف اس طرح اشارہ کیا گیا:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِن قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ۔[20]

"اے ایمان والو! تم پر روزے فرض کیے گئے ہیں جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض کیے گئے، تاکہ تم تقویٰ والے ہو جاؤ۔"

زکوٰۃ و صدقات کے مقصد کو بیان کرتے ہوئے فرمایا گیا:

خُذْ مِنْ أَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَتُزَكِّيهِم بِهَا[21]

"آپ اُن کے مالوں میں سے صدقہ لے لیجیے، جس کے ذریعے آپ ﷺ ان کو پاک صاف کر دیں۔"

حج کے مقصد کو اللہ رب العزت نے اپنا حق قرار دیتے ہوئے ارشاد فرمایا:

وَلِلَّهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا[22]

"اور یہ اللہ کا حق ہے کہ جو لوگ صاحب حیثیت ہیں وہ اُس کے گھر کی زیارت کریں۔"

پھر حج کے منافع کے بارے میں فرمایا:

وَأَذِّن فِي النَّاسِ بِالْحَجِّ يَأْتُوكَ رِجَالًا وَعَلَىٰ كُلِّ ضَامِرٍ يَأْتِينَ مِن كُلِّ فَجٍّ عَمِيقٍ O لِّيَشْهَدُوا مَنَافِعَ لَهُمْ وَيَذْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ فِي أَيَّامٍ مَّعْلُومَاتٍ عَلَىٰ مَا رَزَقَهُم مِّن بَهِيمَةِ الْأَنْعَامِ ۖ فَكُلُوا مِنْهَا وَأَطْعِمُوا الْبَائِسَ الْفَقِيرَ[23]

"اور لوگوں میں حج کا اعلان کر دے کہ تیرے پاس وہ پیادہ اور دبلے پتلے اُونٹوں پر دور دراز راستوں سے آئیں۔ تاکہ اپنے فائدوں کے لیے آموجود ہوں اور جو چوپائے اللہ نے انہیں دیئے ہیں ان پر مقررہ دنوں میں اللہ کا نام یاد کریں، پس ان میں سے خود بھی کھاؤ اور محتاج فقیر کو بھی کھلاؤ۔"

فرائض وضو کے بعد اس کے مقصد کو بیان کرتے ہوئے فرمایا:

مَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيَجْعَلَ عَلَيْكُم مِّنْ حَرَجٍ وَلَٰكِن يُرِيدُ لِيُطَهِّرَكُمْ وَلِيُتِمَّ نِعْمَتَهُ عَلَيْكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ[24]

"اللہ تم پر تنگی نہیں کرنا چاہتا لیکن تمہیں پاک کرنا چاہتا ہے اور تاکہ اپنا احسان تم پر پورا کرے اور تم شکر ادا کرو۔"

قصاص کی فرضیت میں زندگی کے پوشیدہ ہونے کے مقصد کو بیان کرتے ہوئے فرمایا:

وَلَكُمْ فِي الْقِصَاصِ حَيَاةٌ يَا أُولِي الْأَلْبَابِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ۔[25]

"اور اے عقل مندو! تمہارے لیے قصاص میں زندگی ہے تاکہ تم خونریزی سے پرہیز کرو۔"

سرقہ کی حد کو اللہ رب العزت نے اپنی طرف سے عبرتناک سزا قرار دیتے ہوئے فرمایا:

وَالسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ فَاقْطَعُوا أَيْدِيَهُمَا جَزَاءً بِمَا كَسَبَا نَكَالًا مِّنَ اللَّهِ ۗ وَاللَّهُ عَزِيزٌ حَكِيمٌ۔[26]

"اور چور خواہ مرد ہو یا عورت دونوں کے ہاتھ کاٹ دو یہ ان کی کمائی کا بدلہ اور اللہ کی طرف سے عبرتناک سزا ہے اور اللہ غالب حکمت والا ہے۔"

تحویل قبلہ کے حکم کا مقصد و حکمت بیان کرتے ہوئے فرمایا:

وَمَا جَعَلْنَا الْقِبْلَةَ الَّتِي كُنتَ عَلَيْهَا إِلَّا لِنَعْلَمَ مَن يَتَّبِعُ الرَّسُولَ مِمَّن يَنقَلِبُ عَلَىٰ عَقِبَيْهِ۔[27]

"اور ہم نے وہ قبلہ نہیں بنایا تھا جس پر آپ ﷺ پہلے تھے مگر اس لیے کہ ہم معلوم کریں اس کو جو رسول کی پیروی کرتا ہے اس سے جو اُلٹے پاؤں پھر جاتا ہے۔"

پھر فرمایا:

وَمِنْ حَيْثُ خَرَجْتَ فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ۚ وَحَيْثُ مَا كُنتُمْ فَوَلُّوا وُجُوهَكُمْ شَطْرَهُ لِئَلَّا يَكُونَ لِلنَّاسِ عَلَيْكُمْ حُجَّةٌ[28]

"اور آپ ﷺ جہاں کہیں نکلیں تو اپنا منہ مسجد حرام کی طرف کیا کریں، اور تم بھی جہاں کہیں ہو تو اپنا منہ اس کی طرف کیا کرو تاکہ لوگوں کو تمہارے خلاف کوئی حجت نہ ملے۔"

جہاد و قتال کا بنیادی مقصد اعلاء کلمۃ اللہ اور مسلمانوں سے عدو اللہ کا فتنہ و فساد دور کرنا قرار دیا گیا۔ چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

قَاتِلُوهُمْ يُعَذِّبْهُمُ اللَّهُ بِأَيْدِيكُمْ وَيُخْزِهِمْ وَيَنصُرْكُمْ عَلَيْهِمْ وَيَشْفِ صُدُورَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِينَ۔[29]

"ان سے لڑو تاکہ اللہ انہیں تمہارے ہاتھوں سے عذاب دے اور انہیں ذلیل کرے اور تمہیں ان پر غلبہ دے اور مسلمانوں کے دلوں کو ٹھنڈا کرے۔"

پھر فرمایا:

وَقَاتِلُوهُمْ حَتَّىٰ لَا تَكُونَ فِتْنَةٌ وَيَكُونَ الدِّينُ لِلَّهِ ۖ فَإِنِ انتَهَوْا فَلَا عُدْوَانَ إِلَّا عَلَى الظَّالِمِينَ۔[30]

"اور ان سے لڑو یہاں تک کہ فساد باقی نہ رہے اور اللہ کا دین قائم ہو جائے، پھر اگر وہ باز آجائیں تو سوائے ظالموں کے کسی پر سختی جائز نہیں۔"

دین کی کتابت کا مقصد و حکمت بیان کرتے ہوئے فرمایا:

ذَٰلِكُمْ أَقْسَطُ عِندَ اللَّهِ وَأَقْوَمُ لِلشَّهَادَةِ وَأَدْنَىٰ أَلَّا تَرْتَابُوا[31]

"اور دین کا لکھ لینا اللہ کے نزدیک انصاف کو زیادہ قائم رکھنے والا ہے اور شہادت کا زیادہ درست رکھنے والا ہے اور زیادہ قریب ہے اس بات کے کہ تم کسی شبہ میں نہ پڑو۔"

تحریم خمر کی حکمت و مقصد بیان کرتے ہوئے فرمایا:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْأَنصَابُ وَالْأَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ فَاجْتَنِبُوهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ O إِنَّمَا يُرِيدُ الشَّيْطَانُ أَن يُوقِعَ بَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاءَ فِي الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ وَيَصُدَّكُمْ عَن ذِكْرِ اللَّهِ وَعَنِ الصَّلَاةِ ۖ فَهَلْ أَنتُم مُّنتَهُونَ۔[32]

"اے ایمان والو! شراب اور جوا اور بُت اور فال کے تیر سب شیطان کے گندے کام ہیں سو اُن سے بچتے رہو تا کہ تم نجات پاؤ۔ شیطان تو یہی چاہتا ہے کہ شراب اور جوئے کے ذریعے سے تم میں دشمنی ڈالے اور تمہیں اللہ کے ذکر اور نماز سے روکے، سو اب بھی باز آجاؤ۔"

مال فیی کی تقسیم کا مقصد بیان کرتے ہوئے فرمایا:

مَّا أَفَاءَ اللَّهُ عَلَىٰ رَسُولِهِ مِنْ أَهْلِ الْقُرَىٰ فَلِلَّهِ وَلِلرَّسُولِ وَلِذِي الْقُرْبَىٰ وَالْيَتَامَىٰ وَالْمَسَاكِينِ وَابْنِ السَّبِيلِ كَيْ لَا يَكُونَ دُولَةً بَيْنَ الْأَغْنِيَاءِ مِنكُمْ[33]

"جو مال اللہ نے اپنے رسول کو دیہات والوں سے مفت دلایا سو وہ اللہ اور رسول اور قرابت والوں اور یتیموں اور مسکینوں اور مسافروں کے لیے ہے، تا کہ وہ تمہارے دولت مندوں میں نہ پھرتا رہے۔"

انبیاءؑ کی بعثت کا مقصد بیان کرتے ہوئے فرمایا:

رُّسُلًا مُّبَشِّرِينَ وَمُنذِرِينَ لِئَلَّا يَكُونَ لِلنَّاسِ عَلَى اللَّهِ حُجَّةٌ بَعْدَ الرُّسُلِ[34]

"ہم نے بھیجے پیغمبر خوشخبری دینے والے اور ڈرانے والے تا کہ ان لوگوں کی اللہ پر پیغمبروں کے بعد کوئی حجت نہ رہے۔"

قرآن مجید کے مقاصد میں سے چند ایک بیان کرتے ہوئے فرمایا:

هَٰذَا بَلَاغٌ لِّلنَّاسِ وَلِيُنذَرُوا بِهِ وَلِيَعْلَمُوا أَنَّمَا هُوَ إِلَٰهٌ وَاحِدٌ وَلِيَذَّكَّرَ أُولُو الْأَلْبَابِ۔[35]

"یہ قرآن لوگوں کے لیے اعلان ہے اور تاکہ اس کے ذریعے لوگوں کو ڈرایا جائے اور وہ معلوم کریں کہ وہی ایک معبود ہے اور تاکہ عقلمند نصیحت حاصل کریں۔"

درج بالا امثلہ کے علاوہ قرآن مجید میں بے شمار احکامات ایسے ہیں کہ جن کے مقاصد، فوائد، حکمتوں اور علتوں کو تفصیلاً بیان کیا گیا۔ چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَكَذَٰلِكَ نُفَصِّلُ الْآيَاتِ وَلِتَسْتَبِينَ سَبِيلُ الْمُجْرِمِينَ[36]

"اور اسی طرح ہم آیتوں کو تفصیلاً بیان کرتے ہیں تاکہ گناہ گاروں کا راستہ واضح ہو جائے۔"

مقاصد شرعیہ کو درجہ و مرتبہ کی تقسیم یعنی ضروریات، حاجیات اور تحسینیات کے اعتبار سے دیکھا جائے تو اس کی بنیادیں بھی ہمیں قرآن مجید سے ملتی ہیں۔ اگرچہ یہ تقسیم متأخرین فقہاء نے پیش کی۔

ضروریات

ضروریات سے مراد وہ امور ہیں جن پر انسان کی دینی اور دنیاوی زندگی موقوف ہے اور جن میں خلل واقع ہونے سے نہ صرف انسان کی دنیاوی زندگی میں فساد برپا ہوتا ہے بلکہ آخرت کی زندگی میں بھی خسارہ لازم آتا ہے۔ ضروری مصالح کے ذیل میں پانچ چیزوں حفظ دین، حفظ جان، حفظ عقل، حفظ نسل اور حفظ مال کی حفاظت شریعت کا مطمع نظر ہے اور جنہیں کلیات خمسہ سے بھی موسوم کیا جاتا ہے۔

کلیات خمسہ میں سب سے پہلا درجہ دین کا ہے۔ حفاظت دین کے وجودی پہلو کے اعتبار سے قرآن عقائد اسلامیہ کو ایمان کے بنیادی ارکان کے ذریعے دلوں میں پیوست کرتا ہے۔ جبکہ حفاظت دین کے سلبی پہلو کے اعتبار سے قرآن معاندین و مخالفین کے خلاف جہاد کو لازم قرار دیتا ہے۔ چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَقَاتِلُوهُمْ حَتَّىٰ لَا تَكُونَ فِتْنَةٌ وَيَكُونَ الدِّينُ كُلُّهُ لِلَّهِ ۚ[37]

"اور تم کفار کے ساتھ لڑو حتیٰ کہ کوئی فتنہ باقی نہ رہے اور سارا دین اللہ ہی کا ہو جائے۔"

حفاظت نفس کے لیے قرآن مجید میں قصاص کی مشروعیت کے بارے میں فرمایا گیا:

وَلَكُمْ فِي الْقِصَاصِ حَيَاةٌ يَا أُولِي الْأَلْبَابِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ[38]

"اور اے عقل مندو! تمہارے لیے قصاص میں زندگی ہے تاکہ تم پرہیز گاری اختیار کرو۔"

پھر انسانی جان کی حرمت کے متعلق فرمایا:

وَلَا يَقْتُلُونَ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ[39]

"اور وہ اس شخص کو ناحق قتل نہیں کرتے جسے اللہ نے حرام کر دیا ہے۔"

حفاظت عقل کی خاطر شراب کو حرام قرار دیا گیا۔ چنانچہ قرآن مجید میں ارشاد ہے:

إِنَّمَا يُرِيدُ الشَّيْطَانُ أَن يُوقِعَ بَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاءَ فِي الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ وَيَصُدَّكُمْ عَن ذِكْرِ اللَّهِ وَعَنِ الصَّلَاةِ ۖ فَهَلْ أَنتُم مُّنتَهُونَ۔[40]

"شیطان تو یہی چاہتا ہے کہ شراب اور جوئے کے ذریعے تم میں دشمنی اور بغض ڈال دے اور تمہیں اللہ کی یاد سے اور نماز سے روکے، سو اب بھی باز آجاؤ۔"

حفاظت عرض و نسل کی وجہ سے زنا، بے حیائی اور بُرائی کے کاموں کو نا صرف حرام قرار دیا گیا بلکہ حد بھی مقرر کی گئی۔ چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنَىٰ ۖ إِنَّهُ كَانَ فَاحِشَةً وَسَاءَ سَبِيلًا[41]

"اور زنا کے قریب نہ جاؤ بے شک وہ بے حیائی اور بُری راہ ہے۔"

پھر فرمایا:

الزَّانِيَةُ وَالزَّانِي فَاجْلِدُوا كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا مِائَةَ جَلْدَةٍ[42]

"بدکار عورت اور مرد پس دونوں میں سے ہر ایک کو سو سو درے مارو۔"

حفاظت مال کے لیے جہاں ایک طرف مال کی حرمت کو قائم کیا وہاں کسی کا مال ناحق کھانے اور چوری کی حد بھی مقرر کی۔ چنانچہ ارشاد ربانی ہے:

وَلَا تُؤْتُوا السُّفَهَاءَ أَمْوَالَكُمُ الَّتِي جَعَلَ اللَّهُ لَكُمْ قِيَامًا[43]

"اور اپنے وہ مال بے سمجھوں کے حوالے نہ کرو جنہیں اللہ نے تمہاری زندگی کے قیام کا ذریعہ بنایا ہے۔"

اسی طرح حد سرقہ بیان کرتے ہوئے فرمایا:

وَالسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ فَاقْطَعُوا أَيْدِيَهُمَا جَزَاءً بِمَا كَسَبَا نَكَالًا مِّنَ اللَّهِ[44]

"اور چور خواہ مرد ہو یا عورت دونوں کے ہاتھ کاٹ دو یہ ان کی کمائی کا بدلہ اور اللہ کی طرف سے عبرتناک سزا ہے۔"

حاجیات

حاجیات سے مراد وہ امور ہیں جو انسانی زندگی میں سہولت و آسانی پیدا کرنے اور تنگی دور کرنے سے متعلق ہیں اور ان کی بنیاد شریعت کے اس اصول "دفع ضرر اور جلب منفعت" پر ہے۔ قرآن مجید میں جابجا لوگوں کے لیے آسانی پیدا کرنے اور تنگی کو دور کرنے کا حکم ملتا ہے۔ چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَمَا جَعَلَ عَلَيْكُمْ فِي الدِّينِ مِنْ حَرَجٍ[45]

"اور تمہارے اوپر دین میں کوئی سختی نہیں رکھی"

جبکہ دوسری جگہ ارشاد فرمایا:

يُرِيدُ اللَّهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيدُ بِكُمُ الْعُسْرَ[46]

"اللہ تم پر آسانی چاہتا ہے اور تم پر تنگی نہیں چاہتا"

تحسینیات

تحسینیات سے مراد وہ امور ہیں جنکی رعایت پر نہ تو زندگی موقوف ہے اور نہ ان کی عدم رعایت سے حرج اور مشقت کا اندیشہ ہے بلکہ ان کا تعلق اخلاق وعادات اور آداب زندگی سے ہے۔ قرآن مجید میں بے شمار آیات ایسی ہیں جو اچھے اخلاق اور اچھی عادات اختیار کرنے پر اُبھارتی ہیں۔ چنانچہ آپ ﷺ کو مکارم اخلاق کا منبع وسرچشمہ قرار دیتے ہوئے فرمایا:

وَإِنَّكَ لَعَلَىٰ خُلُقٍ عَظِيمٍ[47]

"اور بے شک آپ ﷺ تو بڑے ہی خوش خلق ہیں"

اسی طرح عباد الرحمٰن کی اخلاق سے متعلق صفت کو بیان کرتے ہوئے فرمایا:

وَعِبَادُ الرَّحْمَٰنِ الَّذِينَ يَمْشُونَ عَلَى الْأَرْضِ هَوْنًا وَإِذَا خَاطَبَهُمُ الْجَاهِلُونَ قَالُوا سَلَامًا۔[48]

"اور رحمٰن کے بندے وہ ہیں جو زمین پر دبے پاؤں چلتے ہیں اور جب اُن سے بے سمجھ لوگ بات کریں تو کہتے ہیں سلام ہے۔"

مقاصد شرعیہ سنت نبوی ﷺ کی روشنی میں

علم مقاصد شرعیہ کی ابتداء عہد رسالت میں ہوئی جس نے فقہ وعلم اصول فقہ کی گود میں پرورش پائی۔ تمام علوم اسلامیہ کا منبع اور اصل الاصول کتاب اللہ ہے۔ اور حضور اکرم ﷺ کی ذات اعلیٰ صفات اس کا عملی نمونہ ہے آپ ﷺ پر یہ کتاب نازل ہوئی اور اللہ رب العزت نے آپ ﷺ کو اس کتاب کا معلم ومربی، شارح ومفسر، قاضی وحاکم اور شارع وراہنما بنایا۔ چنانچہ عہد نبوی ﷺ میں فقہ سے متعلق جملہ اُمور آپ ﷺ کی ذات گرامی سے وابستہ تھے۔ قانون سازی، فتاویٰ اور فیصلوں وغیرہ کے فرائض آپ خود ہی انجام دیتے۔ چونکہ ہ زمانہ وحی تھا اس لیے جب بھی کوئی مسئلہ درپیش ہوتا تو بذریعہ وحی آپ ﷺ کو اس کا حل بتادیا جاتا اور آپ ﷺ اپنے قول وفعل سے اس کی تشریح فرمادیتے اور اگر کسی مسئلہ میں وحی نازل نہ ہوتی تو آپ ﷺ مصالح العباد کو ملحوظ رکھتے ہوئے بطور شارع خود اجتہاد فرماتے۔ آپ ﷺ کی سنت مبارکہ سے علم مقاصد شرعیہ سے متعلق درج ذیل جہات واقسام کے اعتبار سے ہمیں رہنمائی ملتی ہے۔

عمومی مقاصد

رفع حرج

شریعت کے عمومی مقاصد میں سے سب سے بڑا اور بنیادی مقصد رفع حرج یعنی مضرتوں کو دور کرنا ہے۔ آپ ﷺ کی بے شمار احادیث میں لوگوں کے لیے تنگی دور کرنے اور آسانیاں پیدا کرنے سے متعلق احکامات ملتے ہیں۔ چنانچہ ارشاد نبوی ﷺ ہے:

"عباد الله، وضع الله الحرج"[49]

"اللہ کے بندوں، اللہ نے حرج کو اُٹھالیا ہے"

پھر فرمایا:

"ان الدين يُسر" [50]

"بے شک دین آسان ہے"

آپ ﷺ نے اپنی امت کی بعثت کا مقصد بیان کرتے ہوئے فرمایا:

"فانما بعثتم ميسرين ولمه تبعثوا معسرين" [51]

"بے شک تم آسانی کرنے والے بنا کر بھیجے گئے ہو، سختی کرنے والے بنا کر نہیں"

پھر فرمایا:

لاضرر ولا ضرار[52]

"کسی کو نقصان پہنچانا جائز نہیں نہ ابتداءً نہ مقابلتاً"

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں:

"ماخير رسول الله بين امرين قط الا اختار أيسرهما ما لكم يكن إثما، فان كان إثما كان ابعد الناس عنه۔[53]

"رسول اللہ ﷺ سے جب بھی دو چیزوں میں سے کسی ایک کے اختیار کرنے کے لیے کہا گیا تو آپ ﷺ نے ہمیشہ ان میں سے آسان چیز کو اختیار فرمایا بشرطیکہ اس میں کوئی گناہ نہ ہو، کیونکہ اگر اس میں گناہ ہوتا تو آپ ﷺ اس سے سب سے زیادہ دور رہتے۔"

ii) باہمی اتفاق و محبت

شریعت کے عمومی مقاصد میں سے ہے کہ اسلامی معاشرے میں لوگ آپس میں اتفاق اور پیار و محبت سے زندگی بسر کریں۔ آپ ﷺ نے بے شمار مقامات پر باہمی بھائی چارے پر زور دیا۔ چنانچہ ارشاد نبوی ﷺ ہے: "المسلم اخو المسلم"[54] "مسلمان مسلمان کا بھائی ہے"

پھر آپ ﷺ نے مومنوں کی باہمی دوستی و محبت کو ایک جسد واحد کے ساتھ تشبیہ دیتے ہوئے فرمایا:

"مثل المؤمنین فی توادھم وتراحمھم وتعاطفھم مثل الجسد اذاشتکی منه عضوتداعی له سائرالجسد بالسھر والحمی"[55]

"مومنوں کی مثال ان کی دوستی اور اتحاد اور شفقت میں ایسی ہے جیسا کہ ایک بدن، بدن میں جب کوئی عضو درد کرتا ہے تو سارا بدن اس میں شریک ہو جاتا ہے تکلیف اور بخار کی وجہ سے۔"

iii) عدل

شریعت کے عمومی مقاصد میں سے ہے کہ انسان اپنے اقوال و افعال میں عدل سے کام لے اور ظلم کا مرتکب نہ ہو۔ آپ ﷺ کے فرامین مبارکہ میں جابجا عدل اختیار کرنے اور ظلم سے بچنے کا حکم دیا گیا ہے۔ چنانچہ ارشاد نبوی ﷺ ہے:

"ان الظلمه ظلمات یوم القیامة"[56]

"بے شک ظلم قیامت کی تاریکیوں میں سے ہے"

پھر فرمایا:

"ان الله عزوجل یُملی للظالم فاذا أخذہ لم یفلته"[57]

"بے شک اللہ جل جلالہ ظالم کو مہلت دیتا ہے پھر جب اس کو پکڑتا ہے تو نہیں چھوڑتا"

آپ ﷺ نے مومنین کی صفات بیان کرتے ہوئے فرمایا:

"المسلم اَخو المسلم لایظلمه ولایسلمه"[58]

"مسلمان مسلمان کا بھائی ہے، نہ وہ اس پر ظلم کرتا ہے اور نہ ہی اس پر ظلم ہونے دیتا ہے۔"

خصوصی مقاصد

احادیث نبویہ میں جہاں بحیثیت مجموعی معاشرہ سے متعلق عمومی مقاصد بیان ہوئے ہیں تو وہاں بعض احکام شرعیہ سے متعلق خصوصی مقاصد، فوائد و منافع اور حکم و علل بھی بیان ہوئے ہیں۔

چنانچہ استئذان کی مشروعیت کے ساتھ اس کے مقصد کو بیان کرتے ہوئے فرمایا:

"إنما جعل الاستئذان من أجل البصر"[59]

"بے شک اجازت طلب کرنا تو ہے ہی اس لیے کہ کسی چیز پر نظر نہ پڑے۔"

آپ ﷺ نے نکاح کا مقصد غض بصر اور حفاظت فرج قرار دیتے ہوئے فرمایا:

"یامعشر الشباب من استطاع الباءة فلیتزوج فانه اغض للبصر واحصن للفرج ومن لم یستطع فعلیه بالصوم فانه له وجاء"[60]

"اے نوجوانو! تم میں سے جو کوئی شادی کی طاقت رکھتا ہو اسے نکاح کر لینا چاہیے اور جو اس کی طاقت نہ رکھتا ہو وہ روزے رکھے کیونکہ یہ خواہش نفسانی کو توڑ دے گا۔"

آپ ﷺ نے کعبۃ اللہ کو قواعد ابراہیمی پر تعمیر نہ کروانے کی حکمت بیان کرتے ہوئے فرمایا:

"لو لاحداثة قومک بالکفر لنقضت البیت ثم بنیته علی اساس ابراہیمؑ"[61]

"اگر تمہاری قوم کا زمانہ کفر سے ابھی تازہ نہ ہوتا تو میں خانہ کعبہ کو توڑ کر اسے ابراہیمؑ کی بنیاد پر بناتا"

مسواک کو ہر نماز کے وقت لازم نہ قرار دینے کا مقصد بیان فرمایا کہ کہیں امت مشقت میں مبتلا نہ ہو جائے۔ چنانچہ ارشاد نبوی ﷺ ہے:

"لولا ان اشق علی امتی لأمرتهم بالسواک عند کل صلاةٍ"[62]

"اگر میری اُمت پر شاق نہ ہوتا تو میں انہیں ہر نماز کے وقت مسواک کا حکم دیتا"

نکاح سے قبل مخطوبہ کو دیکھنا مشروع قرار دیا اور مقصد بیان فرمایا کہ نکاح کے بعد زوجین میں مودت و رحمت قائم ہو اور رشتہ ازدواج دائمی رہے۔ چنانچہ حضرت مغیرہ بن شعبہؓ نے جب ایک عورت کی طرف نکاح کا پیغام بھیجا تو آپ ﷺ نے فرمایا:

"اُنظرإلیها فانه احری ان یؤدم بینکما۔"[63]

"تم اُسے دیکھ لو، یہ تم دونوں کے درمیان محبت پیدا کرنے کے لیے زیادہ موزوں ہے"

حضرت سعد بن ابی وقاصؓ نے جب اپنے سارے مال میں وصیت کا ارادہ کیا تو آپ ﷺ نے وصیت کو ایک تہائی مال تک محدود کیا اور اس کی حکمت بیان کرتے ہوئے فرمایا:

"والثلث کثیرً انک ان تدع ورثتک اغنیاء خیر من ان تدعهم عالة یتکففون الناس فی ایدیهم۔"[64]

"اور وصیت ایک تہائی مال میں کافی ہے، اگر تم اپنے وارثوں کو اپنے پیچھے مالدار چھوڑو تو یہ اس سے بہتر ہے کہ انہیں محتاج چھوڑو کہ لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلاتے پھریں۔"

صلوٰۃ اللیل کو باجماعت مسلسل نہ پڑھانے کا مقصد بیان کیا کہ کہیں امت پر فرض نہ کر دی جائے اور لوگ مشقت میں مبتلا نہ ہو جائیں۔ چنانچہ ارشاد نبوی ﷺ ہے:

"اِنی خشیت ان تکتب علیکم صلاۃ الیل"[65]

"مجھے ڈر ہے کہ کہیں رات کی نماز تم پر فرض نہ ہو جائے"

حضرت عمر فاروقؓ نے جب منافقین میں سے عبد اللہ بن ابی سلول کو قتل کرنے کا ارادہ کیا تو آپ ﷺ نے اس سے منع فرمایا اور اس کی یہ مصلحت بیان فرمائی کہ

"دعه لایتحدث الناس ان محمداً یقتل اصحابه"[66]

"اسے چھوڑ دو تا کہ لوگ یہ نہ کہیں کہ محمد ﷺ اپنے اصحاب کو قتل کر دیتے ہیں۔"

نماز پنجگانہ کی حکمت و منفعت کو بیان کرتے ہوئے آپ ﷺ نے صحابہ کرامؓ سے فرمایا:

"ارأیتم لو أن نهرً ابباب احدکم یغتسل فیه کل یوم خمسا ماتقول ذلک یبقی من درنه قالوا لایبقی من درنه شیئاً قال فذلک مثل الصلوات الخمس یمحو الله به الخطایا"[67]

"تمہارا کیا گمان ہے اگر کسی شخص کے دروازے پر نہر جاری ہو اور وہ روزانہ اس میں پانچ دفعہ نہائے تو کیا اس کے بدن پر کچھ بھی میل باقی رہے گا۔ صحابہؓ نے عرض کی کہ نہیں یارسول اللہ، آپ ﷺ نے فرمایا یہی حال پانچ وقت کی نماز کا ہے، اللہ تعالیٰ ان کے ذریعے گناہوں کو مٹا دیتا ہے۔"

اسی طرح عہد نبوی ﷺ میں ہمیں بہت سی مثالیں ملتی ہیں جب کبھی خلاف مصلحت کوئی کام ہوا تو آپ ﷺ نے اُسے منع فرمایا۔ چنانچہ مسجد کی تعمیر کا بنیادی مقصد احیائے دین اور رضائے الٰہی کا حصول ہے، لیکن جب اس کے خلاف عمل پیرا ہوا تو آپ ﷺ نے مسجد ضرار کو آگ لگانے کا حکم دیا۔ درج بالا امثلہ کے علاوہ احادیث نبویہ میں بے شمار احکامات ایسے ہیں جن کے مقاصد و مصالح، فوائد و ثمرات، حکم و علل کو واضح طور پر بیان کیا گیا ہے۔

مقاصد شرعیہ کو درجہ و مرتبہ کی تقسیم یعنی ضروریات حاجیات اور تحسینیات کے اعتبار سے دیکھا جائے تو اس کی بنیادیں بھی ہمیں احادیث نبویہ سے ملتی ہیں۔ اگرچہ مقاصد کی یہ تقسیم متاخرین فقہاء کرام نے پیش کی۔

ضروریات

ضروری مصالح سے مراد وہ امور ہیں جن پر انسان کی دینی و دنیاوی زندگی موقوف ہو اور ان میں نقص واقع ہونے کی وجہ سے دنیا و آخرت کا خسارہ لازم آئے۔ ضروری مصالح کے ذیل میں پانچ چیزوں حفظ دین، حفظ جان، حفظ عقل، حفظ نسل اور حفظ مال کی حفاظت شریعت کا مطمع نظر ہے۔ اور جنہیں کلیات خمسہ سے بھی تعبیر کیا جاتا ہے۔ کلیات خمسہ میں سب سے پہلا درجہ دین کا ہے۔ حفاظت دین کے وجودی پہلو کے اعتبار سے احادیث نبویہ میں جہاں عقائد اسلامیہ کو ایمان کے بنیادی ارکان کے ذریعے دلوں میں پیوست کیا گیا ہے، تو وہاں سلبی پہلو کے اعتبار سے معاندین و مرتدین کے قتل کا حکم بھی دیا گیا ہے۔ چنانچہ ارشاد نبوی ﷺ ہے:

"لایحل دم امرئ مسلمه الاباِحدی ثلاث، النفس بالنفس، والثیب الزانی والتارک دینه المفارق۔[68]

"کسی مسلمان کا تین صورتوں کے علاوہ خون بہانا جائز نہیں، جان کے بدلے جان، شادی شدہ زانی اور جو دین کو چھوڑ دے اور اس سے پھر جائے۔"

حفاظت نفس کے پیش نظر احادیث نبویہ میں جہاں قصاص کو مشروع کیا گیا تو وہاں خودکشی کو بھی حرام قرار دیا گیا۔ چنانچہ ارشاد نبوی ﷺ ہے:

"من تردی من جبل فقتل نفسه، فهو فی نار جهنم یتردی فیه خالداً مخلداً فیها أبداً"[69]

"جس نے اپنے نفس کو پہاڑ سے گرا کر قتل کیا، پس وہ جہنم کی آگ میں قیامت تک گرتا رہے"

اسی طرح وہ تمام ذرائع جو قتل کا سبب بنتے ہیں یعنی باہمی لڑائی جھگڑا، گالی گلوچ اور اسلحہ اٹھانے کی ممانعت بھی احادیث نبویہ ﷺ میں وارد ہوئی ہے۔ چنانچہ ارشاد نبوی ﷺ ہے:

"سباب المسلم فسوق وقتاله کفر"[70]

"مسلمان کو گالی دینا فسق اور اس کو قتل کرنا کفر ہے"

پھر فرمایا:

"من حمل علینا السلاح فلیس منا"[71]

"جس نے ہم پر اسلحہ اٹھایا پس وہ ہم میں سے نہیں"

حفاظت عقل کے وجودی پہلو کے اعتبار سے جہاں احادیث نبوی ﷺ میں علم حاصل کرنے پر زور دیا گیا تو وہاں ہر اس چیز کو حرام قرار دیا جو عقل میں فساد برپا کرے۔

چنانچہ ارشاد نبوی ﷺ ہے

"طلب العلم فریضة علی کل مسلم"[72]

"علم حاصل کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے"

پھر فرمایا:

"کل مسکر خمروکل مسکر حرام"[73]

"ہر نشہ آور چیز خمر ہے اور ہر نشہ آور چیز حرام ہے"

حفاظت نسل و عرض کی خاطر نکاح کا حکم دیتے ہوئے فرمایا:

یامعشر الشباب من استطاع منکم الباءة فلیتزوج"[74]

"اے نوجوانو! تم میں سے جو کوئی شادی کی طاقت رکھتا ہو اسے نکاح کر لینا چاہیے"

جبکہ نسل ونسب کو مشکوک کرنے والی چیز زنا کو نا صرف حرام قرار دیا بلکہ شادی شدہ زانی کے لیے رجم کی حد بھی مقرر کی۔

حفاظت مال کے پیش نظر آپ ﷺ نے سارق پر لعنت کرتے ہوئے فرمایا:

"لعن الله السارق یسرق البیضة فتقطع یده"[75]

"اللہ نے لعنت بھیجی ہے چور پر کہ ایک انڈا چراتا ہے پس اس کا ہاتھ کاٹ لیا جاتا ہے"

پھر فرمایا:

"علی الید ما اخذت حتی تودی"[76]

"لینے والے ہاتھ کی ذمہ داری ہے کہ جو لیا اسے واپس کرے"

حاجیات

حاجیاتی مصالح سے مراد وہ امور ہیں جو انسانی زندگی میں سہولت و آسانی پیدا کرنے اور تنگی دور کرنے سے متعلق ہیں۔ آپ ﷺ کی بے شمار احادیث میں لوگوں کے لیے تنگی دور کرنے اور آسانیاں پیدا کرنے سے متعلق احکامات ملتے ہیں۔ چنانچہ ارشاد نبوی ﷺ ہے:

"ان الدین یسرٌ"[77]

"بے شک دین آسان ہے"

پھر فرمایا:

"فانما بعثتم میسرین ولم تبعثوا معسرین"[78]

"بے شک تم آسان کرنے والے بنا کر بھیجے گئے ہو، سختی کرنے والے بنا کر نہیں"

تحسینیات

تحسینی مصالح سے مراد وہ اُمور ہیں جن کا تعلق اخلاق و عادات اور آداب زندگی سے ہے۔ یعنی عقل انسانی اس بات کا تقاضہ کرتی ہے کہ انسانی معاشرہ میں یہ خصلتیں موجود ہوں۔ آپ ﷺ کی بے شمار احادیث میں اعلیٰ اخلاق اپنانے کی ترغیب ملتی ہے۔ آپ ﷺ نے اپنی بعثت کے عظیم مقاصد میں سے ایک مقصد کو بیان کرتے ہوئے فرمایا:

"انما بعثت لِأُتمم مکارم الأخلاق"[79]

"بے شک مجھے اعلیٰ اخلاق کی تکمیل کے لیے بھیجا گیا ہے"

خلاصہ بحث

الغرض قرآن و سنت میں بیان کردہ تمام احکامات اپنے اندر بلند مقاصد و مصالح سموئے ہوئے ہیں۔ دیگر علوم اسلامیہ کی طرح علم مقاصد شرعیہ کی ابتداء بھی عہد نبوی ﷺ میں ہوئی اور علم فقہ کی گود میں اس نے پرورش پائی۔ تمام علوم اسلامیہ کا منبع اور اصل الاصول کتاب اللہ ہے اور آپ ﷺ اس کا عملی نمونہ۔ آپ ﷺ پر یہ کتاب نازل ہوئی اور آپ ﷺ ہی اس کے معلم و مُربی، شارح و مفسر، قاضی و حاکم اور شارع و راہنما ہیں۔ یہ مناصب جلیلہ آپ ﷺ کو اللہ تعالیٰ ہی کی طرف سے عطا کیے گئے جن پر قرآن مجید کی متعدد آیات شاہد ہیں۔ چنانچہ عہد نبوی ﷺ میں فقہ سے متعلق جملہ اُمور آپ ﷺ کی ذات گرامی سے وابستہ تھے۔ قانون سازی، فتاوٰی اور فیصلوں وغیرہ کے فرائض آپ ﷺ خود ہی انجام دیتے۔ چونکہ یہ زمانہ وحی تھا اس لیے جب بھی کوئی مسئلہ درپیش ہوتا تو بذریعہ وحی آپ ﷺ کو اس کا حل بتادیا جاتا اور آپ ﷺ اپنے قول و فعل سے اس کی تشریح فرمادیتے اور اگر کسی مسئلہ میں وحی نازل نہ ہوتی تو آپ ﷺ مصالح العباد کو پیش نظر رکھتے ہوئے خود اجتہاد فرماتے۔ علم مقاصد شرعیہ کا یہ دور بنیادی اور اساسی پتھر کی حیثیت رکھتا ہے جس پر بعد کے لوگوں نے وسیع تر عمارت قائم کی۔

This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License.

حوالہ جات(References)

[1]الحج:22/78۔

[2]المائدہ:5/6۔

[3]البقرۃ:2/185۔

[4]البقرۃ:2/286۔

[5]آل عمران:3/103۔

[6]آل عمرن:3/105۔

[7]انفال:8/1۔

[8]الحجرات:49/10۔

[9]النحل:16/90۔

[10]الانعام:6/152۔

[11]النساء:4/135۔

[12]الحجرات:49/9۔

[13]الاعراف:7/56۔

[14]المائدۃ:5/33۔

[15]البقرہ:2/30۔

[16]الانعام:6/165۔

[17]النمل:27/62۔

[18]الذاریات:51/56۔

[19]العنکبوت:29/45۔

[20]البقرۃ:2/183۔

[21]التوبۃ:9/103۔

[22]آل عمران:3/97۔

[23]الحج:22/28،27۔

[24]المائد:5/6۔

[25]البقرۃ:2/179۔

[26]المائدۃ:5/38۔

[27]البقرۃ:2/143۔

[28]البقرۃ:2/150۔

[29]التوبۃ:9/14۔

[30]البقرۃ:2/193۔

[31]البقرۃ:2/282۔

[32]المائدۃ:5/91،90۔

[33]الحشر:59/7۔

[34]النساء:4/165۔

[35]ابراہیم:14/52۔

[36]الانعام:6/55۔

[37]الانفال:8/39۔

[38]البقرۃ:2/179۔

[39]الفرقان:25/68۔

[40]المائدۃ:5/91۔

[41]الاسراء:17/32۔

[42]النور:24/2۔

[43]النساء:4/5۔

[44]المائدۃ:5/38۔

[45]الحج:22/78۔

[46]البقرۃ:2/185۔

[47]القلم:68/4۔

[48]الفرقان:25/63۔

[49]سنن ابن ماجہ، کتاب الطب، باب ما انزل اللہ داءً الا انزل لہ شفاءً،(3436)

[50] صحیح البخاری، کتاب الایمان، باب الدین یسر،(39)

[51] صحیح البخاری، کتاب الادب، باب قول النبی ﷺ "یسروا ولا تعسروا"،(6128)

[52]سنن ابن ماجہ، کتاب الاحکام، باب من بنی فی حقہ ما یضر بجارہ،(2341)

[53] صحیح البخاری، کتاب المناقب، باب صفۃ النبی ﷺ،(3560)

[54] صحیح البخاری، کتاب المظالم والغصب، باب لا یظلم المسلم المسلم ولا یسلمہ،(2442)

[55] صحیح مسلم، کتاب البر والصلۃ والآداب، باب تراحم المومنین وتعاطفھم وتعاضدھم،(2586)

56 صحیح مسلم، کتاب البر والصلۃ والآداب، باب تحریم الظلم، (2579)

57 صحیح مسلم، کتاب البر والصلۃ والآداب، باب تحریم الظلم، (2583)

58 صحیح البخاری، کتاب المظالم والغصب، باب لایظلم المسلم المسلم ولا یسلمہ، (2442)

59 صحیح البخاری، کتاب الاستئذان، باب الاستئذان من أجل البصر، (6241)

60 صحیح البخاری، کتاب النکاح، باب من استطاع الباءۃ فلیتزوج، (5065)

61 صحیح البخاری، کتاب الحج، باب فضل مکۃ وبنیانھا، (1585)

62 سنن النسائی، کتاب الطھارۃ، باب الرخصۃ فی السواک بالعشی للصائم، (7)۔ / سنن ابن ماجہ، کتاب الطھارۃ وسننھا، باب السواک، (287)

63 سنن الترمذی، ابواب النکاح، باب ماجاء فی النظر الی المخطوبۃ، (1087)

64 صحیح البخاری، کتاب الوصایا، باب ان یترک ورثتہ اغنیاء خیر من ان یتکففوا الناس، (2742)

65 صحیح البخاری، کتاب الآذان، باب اذا کان بین الامام وبین القوم حائط او سترۃ، (729)

66 صحیح البخاری، کتاب تفسیر القرآن، باب قولہ سواء علیھم استغفرت لھم ام لم تستغفر لھم، (4905)

67 صحیح البخاری، کتاب مواقیت الصلاۃ، باب الصلوات الخمس کفارۃ، (528)

68 سنن النسائی، کتاب القسامۃ، باب القود، (4721)

69 صحیح البخاری، کتاب الطب، باب شرب السم والدواء بہ، (5778)

70 صحیح البخاری، کتاب الایمان، باب خوف المؤمن ان یحبط عملہ وھو لایشعر، (48)

71 صحیح البخاری، کتاب الفتن، باب من حمل علینا السلاح، (7070-7071)

72 سنن ابن ماجہ، افتتاح الکتاب فی الایمان، باب فضل العلماء والحث علی طلب العلم، (224)

73 صحیح مسلم، کتاب الاشربۃ، باب بیان ان کل مسکر خمر، (2003)

74 صحیح البخاری، کتاب النکاح، باب من استطاع الباءۃ فلیتزوج، (5065)

75 صحیح البخاری، کتاب الحدود، باب قولہ تعالیٰ السارق والسارقۃ، (6799)

76 سنن ابی داؤد، کتاب البیوع، باب فی تضمین العور، (3561)

77 صحیح البخاری، کتاب الایمان، باب الدین یسر، (39)

78 صحیح البخاری، کتاب الادب، باب قول النبی ﷺ یسروا ولا تعسروا، (6128)

79 البیہقی، احمد بن حسین، السنن الکبری، بیروت، دار الکتب العلمیۃ، ج:10، ص:323